***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An Analytical Study of the Spiritual and Faith-Based Importance of Durood Sharif

درود شریف کی روحانی و ایمانی اہمیت کا تجزیاتی مطالعہ

Hina Bakhtiar
M.Phil scholer, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Associate Professor Dr. Naseem Akhter
Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Corresponding Author Email: khtr_nsm@yahoo.com

Abstract
Durood Sharif is the highly virtuous act of sending blessing and peace upon the prophet Muhammad (PBUH) that offers significant spiritual rewards to the reciter. The Almighty Allah Himself confers blessing upon the prophet Muhammad (PBUH) and so followed by angles as well. Durood Sharif is an act of powerful worship that Almighty Allah has conveyed in response is the key to forgive the sins, blesses the believer closer to Allah and obtains Allah's mercy.
Key word; *highly virtuous, blessings, significant spiritual rewards, almighty, powerful, worship, conveyed, response, Believer, Mercy.*

درودِ شریف کی اہمیت و فضیلت:

درودِ پاک کے لغوی معنی رحمت بھیجنا یا رحمت کی دعا کرنا ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں ذکر و اذکار اور دعاؤں کو نہایت بلند مقام حاصل ہے، اور انہی بابرکت اذکار میں درودِ شریف کو خاص فضیلت حاصل ہے۔ یہ ایسا مقدس عمل ہے جس کے ذریعے مسلمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام بھیج کر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتوں کے طلبگار بنتے ہیں۔ قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ میں اس کی اہمیت کو متعدد مقامات پر واضح کیا گیا ہے، جس سے اس ذکر کی عظمت اور روحانی قدر و منزلت ظاہر ہوتی ہے۔ درودِ شریف نہ صرف دل کو اطمینان اور روح کو سکون عطا کرتا ہے بلکہ انسان کے اندر محبتِ رسول ﷺ کو مضبوط کرتا اور قربِ الٰہی کے حصول کا مؤثر ذریعہ بنتا ہے۔

قرآنی دلیل :

قال اللہ تعالیٰ : ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھاالذین آمنوا صلوا علیہ وسلمہ تسلیما[1]

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی نبی اکرم صلیٰ اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا کرو۔

یہ حکم اس بات کی دلیل ہے کہ درود شریف پڑھنا صرف ایک نیکی ہی نہیں بلکہ ایک شرعی فریضہ ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں فضیلت :

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم " اولی الناس لی یوم القیامتہ اکثر ہم علی صلوٰۃ ۔[2]

ترجمہ ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ تمام لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ قریب قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود شریف پڑھتا ہو گا ۔

قیامت کے دن رسول اکرم ﷺ کے قریب ترین وہ خوش نصیب افراد ہوں گے جو دنیا میں کثرت کے ساتھ درودِ شریف پڑھتے رہے ہوں گے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص اپنی زندگی میں زیادہ سے زیادہ درود و سلام کا اہتمام کرتا ہے، اسے روزِ قیامت حضور ﷺ کی قربت نصیب ہوگی۔ اس دن رسول اللہ ﷺ مختلف مقامات پر جلوہ افروز ہوں گے؛ کبھی مقامِ محمود یعنی شفاعتِ کبریٰ کے منصب پر، کبھی حوضِ کوثر کے پاس، اور آخرکار جنت کے اعلیٰ ترین مقام فردوسِ اعلیٰ میں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے لیے خاص طور پر تیار فرمایا ہے۔ اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کے دن حضور ﷺ جہاں بھی تشریف فرما ہوں گے، آپ ﷺ کے قریب وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے دنیا میں درودِ پاک کی کثرت کو اپنا معمول بنایا ہو گا۔

درودِ شریف کی کثرت کے بارے میں ایک نہایت اثر انگیز روایت بیان کی جاتی ہے جس میں حضرت ابی بن کعبؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں، تو مجھے بتائیے کہ میں اپنے اوقات میں کتنا حصہ درودِ شریف کے لیے مخصوص کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جتنا تم چاہو مقرر کر لو۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا میں اپنے وقت کا چوتھائی حصہ درود کے لیے مختص کر لوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ آدھا وقت درود کے لیے مقرر کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جتنا زیادہ کرو گے اتنا ہی بہتر ہو گا۔ آخر کار حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ میں اپنا پورا وقت درودِ شریف میں لگا دوں گا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ایسا کرو گے تو تمہاری تمام فکریں دور ہو جائیں گی اور تمہارے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جائے گا۔[3]

درود شریف کا مقصد اور اہمیت:

درود شریف دراصل ہمارے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو بڑھاتا ہے یہ محبت ایمان کی مضبوطی اور اللہ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتا ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلوٰۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم عشر صلوات وحطت عنہ عشر حطیات و رفعت لہ عشر درجات ۔[4]

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس درودیں بھیجتا ہے اور اسکے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں ۔

حدیث: عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ما من احد یسلم علی الا رداللہ علی روحی حتیٰ ارد علیہ السلام۔[5]

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر سلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کے میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں ۔

حدیث کا مطلب یہ ہے :

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب اُمت کا کوئی فرد رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی روحِ مبارک کو اس سلام کرنے والے کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے اور آپ ﷺ اس کے سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں۔ اس روایت میں روح کے لوٹانے سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ حضور ﷺ کی روح مبارک، جو ظاہری حیات کے بعد بدنِ اقدس سے جدا ہو چکی ہے، دوبارہ جسم میں داخل کی جاتی ہے، بلکہ اس کا اصل مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی روح ہمیشہ عالمِ برزخ میں مشاہدۂ ربِّ کریم اور انوارِ الٰہیہ کے ادراک میں مستغرق رہتی ہے۔ جب کوئی امتی درود و سلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی توجہ اس بندے کی طرف مبذول فرما دیتا ہے اور آپ ﷺ اس کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

علماءِ امت نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ روح کے لوٹنے کا مطلب جسمانی واپسی نہیں بلکہ توجہ اور التفات کا اظہار ہے۔ اس سلسلے میں حضرت شیخ علامہ عبد الحق محدث دہلویؒ نے وضاحت فرمائی کہ حضور ﷺ عالمِ برزخ میں عالمِ ملکوت کے مشاہدہ اور قربِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں، جیسا کہ دنیا میں نزولِ وحی یا دیگر روحانی احوال کے وقت آپ ﷺ مکمل طور پر مشاہدۂ حق میں منہمک ہو جاتے تھے۔ اس استغراق اور مشاہدہ سے وقتی طور پر توجہ ہٹا کر سلام کرنے والے کی طرف التفات فرمانے کو "ردِّ روح" کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اس تشریح سے واضح ہوتا ہے کہ درود و سلام پیش کرنا محض زبانی عمل نہیں بلکہ ایک روحانی تعلق اور نسبت کا ذریعہ ہے، جس کے ذریعے اُمتی کو رسول اکرم ﷺ کی توجہ، دعا اور جوابِ سلام کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ یوں درودِ شریف پڑھنا محبتِ رسول ﷺ کو مضبوط کرنے، روحانی فیوض و برکات حاصل کرنے اور عالمِ برزخ میں حضور ﷺ سے تعلق قائم رکھنے کا ایک مؤثر اور بابرکت عمل بن جاتا ہے۔

حدیث : عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی ورغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل آن یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک عندہ ابواہ الکبر او احدھما فلم یدخلاہ الجنۃ ۔[6]

ترجمہ : حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک مٹی میں مل جائے کے جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہیں پڑھا اور اس مرد کی ناک مٹی میں مل جائے کہ اس پر رمضان

المبارک کا مہینہ داخل ہوا اور اس کی مغفرت ہونے سے پہلے ہی رمضان المبارک گزر گیا اور اس سے ادمی کی ناک مٹی میں مل جائے کہ جس کے پاس اس کے والدین نے بڑھاپے کو پایا اور اس کے والدین نے اس کو جنت میں داخل نہیں کیا۔

حدیث کا مطلب یہ ہے:

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے تین قسم کے لوگوں کے لیے سخت تنبیہ اور بددعا فرمائی کہ وہ ذلیل و خوار ہوں۔ عربی محاورے **"رغم أنفه"** کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی ناک مٹی میں مل جائے، یعنی وہ رسوا اور ناکام ہو جائے۔ عرب معاشرے میں جب کسی کو انتہائی ذلت کا سامنا ہوتا تو اس کی ناک زمین پر رگڑنے کو رسوائی کی علامت سمجھا جاتا تھا، اسی لیے اس تعبیر کو ذلت و محرومی کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس حدیث میں حضور ﷺ نے اسی انداز میں تین افراد کے بارے میں تنبیہ فرمائی تاکہ امت کو ان اعمال کی اہمیت کا احساس ہو اور وہ ان کو نظر انداز نہ کریں۔

پہلا شخص وہ ہے جس کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جائے اور وہ درودِ شریف نہ پڑھے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو ماہِ رمضان کو پائے لیکن اس مبارک مہینے میں عبادت و توبہ کے ذریعے اپنی مغفرت کا سامان نہ کر سکے۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کے والدین بڑھاپے کی حالت میں اس کے پاس ہوں اور وہ ان کی خدمت و اطاعت کے ذریعے جنت کا مستحق نہ بن سکے۔ ان تینوں افراد کے بارے میں سخت وعید اس بات کی دلیل ہے کہ درودِ شریف، رمضان کی عبادت اور والدین کی خدمت اسلام میں نہایت اہم اور بنیادی اعمال ہیں، اور ان سے غفلت انسان کو روحانی خسارے میں مبتلا کر دیتی ہے۔

حدیث کے عمومی مفہوم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دعا کی قبولیت کے لیے درودِ شریف پڑھنا نہایت اہم ہے، کیونکہ درودِ پاک دعا کو بارگاہِ الٰہی تک پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسی وجہ سے علمائے اہلِ سنت والجماعت نے ہر دعا کے آغاز اور اختتام پر درودِ شریف پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے، تاکہ دعا قبولیت کے شرف سے ہمکنار ہو سکے۔ جب بندہ نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرماتا، گناہوں کو معاف کرتا اور روحانی درجات کو بلند کرتا ہے۔ اگرچہ درودِ شریف پڑھنے کا کوئی مخصوص وقت مقرر نہیں، تاہم بعض مواقع جیسے دعا کے وقت، جمعہ کے دن اور دیگر بابرکت اوقات میں اس کی کثرت زیادہ افضل اور باعثِ اجر و ثواب قرار دی گئی ہے۔

عن ابی الدردا ء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم اکثروا الصلاۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشھود یشھدہ الملائکۃ وان احدا لم یصل علی الا عرضت علی صلوٰتہ حتی یفرغ منھا قال قلت وبعد الموت قال اِنللہ حرم علی الارض ان تأکل اجسادا الانبیاء فنبی اللہ حیی یرزق ۔[7]

ترجمہ: حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درودِ شریف پڑھا کرو، کیونکہ جمعہ کا دن فرشتوں کی حاضری کا دن ہے۔ اس دن فرشتے حاضر رہتے ہیں اور جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے، اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ درود پڑھ کر فارغ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو درداءؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کی وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے، اس لیے اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی عطا کیا جاتا ہے۔ اس حدیث سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام بالخصوص سید الانبیاء ﷺ اپنی قبور میں حیاتِ برزخی کے ساتھ زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے زمین کو ان کے اجسامِ مبارکہ کو نقصان پہنچانے سے روک رکھا ہے۔

اس روایت سے جمعہ کے دن درودِ شریف کی خصوصی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے، کیونکہ اس دن پڑھا جانے والا درود براہِ راست رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر بابرکت مواقع، جیسے عید کے دن اور دعاؤں کے اوقات میں بھی درودِ شریف پڑھنا باعثِ اجر و ثواب اور رحمتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنتا ہے۔

درودِ پاک دراصل اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو متوجہ کرنے، گناہوں کی معافی حاصل کرنے اور رسول اللہ ﷺ سے روحانی تعلق مضبوط کرنے کا ایک عظیم ذریعہ ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ درودِ شریف کو اپنی روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بنائے، تاکہ اسے دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل ہو اور قیامت کے دن رسول اکرم ﷺ کا قرب نصیب ہو۔ حضور ﷺ کی قربت دونوں جہانوں کی سب سے بڑی نعمت اور سب سے قیمتی دولت ہے، جس کے مقابلے میں دنیا کی تمام نعمتیں ہیچ ہیں۔ اسی لیے احادیث میں درودِ شریف کی کثرت کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص روزانہ کم از کم ایک مرتبہ بھی اخلاص کے ساتھ درود پڑھتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مستحق بن جاتا ہے۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم قال من زکرت عندہ فلیصل علی ومن صلی علی مر ۃ صلی علیہ عشر ا وفی روا یۃ من صلی علی صلوۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشر صلوات وحط عنہ عشر سئات ورفعہ بھا عشر درجات ۔[8]

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ ہوجائے اس کو چاہیے مجھ پر درود شریف بھیجے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا ۔

حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ سے مختلف روایات میں یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ چند صحابہ کرامؓ باری باری رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے تاکہ اگر آپ ﷺ کو کسی ضرورت کا سامنا ہو تو فوراً خدمت انجام دی جاسکے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کسی باغ میں تشریف لے گئے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے حاضر ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر حضور ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور سجدہ اتنا طویل کیا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ شاید حضور ﷺ کی روحِ مبارک پرواز کر گئی ہے۔ اس خیال سے میں پریشان ہو کر رونے لگا اور قریب جاکر حضور ﷺ کی خیریت معلوم کرنے لگا۔ جب آپ ﷺ نے سجدہ مکمل کیا تو فرمایا: عبد الرحمن! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کا سجدہ بہت طویل ہو گیا تھا، اس لیے مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ گئی ہو۔

اس پر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابھی میرے پاس اللہ تعالیٰ کا فرشتہ آیا تھا اور اس نے میری امت کے بارے میں ایک خوشخبری سنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود و سلام بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسے دس نیکیاں عطا فرمائے گا، اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے درجات بلند فرمائے گا۔ اسی خوشخبری پر شکر کے طور پر میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور طویل سجدہ کیا۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ درودِ شریف پڑھنا نہایت عظیم عمل ہے جس کے بدلے اللہ تعالیٰ بندے کو بے شمار اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

یہ واقعہ دراصل اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی امت کی فلاح اور مغفرت کے لیے ہمیشہ فکر مند رہتے تھے اور جب بھی امت کے حق میں کوئی خوشخبری یا رحمت کا پیغام ملتا تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کرتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ درودِ شریف نہ صرف روحانی برکتوں کا ذریعہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور درجات کی بلندی کا مؤثر وسیلہ بھی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ درودِ شریف کو اپنی زندگی کا مستقل معمول بنائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کا مستحق بن سکے۔

حدیث :من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر ا ۔[9]

ترجمہ :حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں اس پر نازل ہوتی ہیں ۔

اسی طرح انسان کی دعا اس وقت تک نہیں چڑھتی جب تک کہ وہ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود شریف نہ بھیجے ہوئے ہو ؛جیسا کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے

حدیث :عن ابن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ قال ان الدعائ موقف بین السمائ ولارض لا یصعد منھا شئی حتی تصلی علی نبیک۔[10]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے۔ دعاؤں میں کوئی دعا بھی اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود شریف پڑھ لے ۔

حدیث :**عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم قال ما جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ تعالیٰ فیہ ولم یصلوا علی نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم الا کان علیھم من اللہ تر ۃ یوم القیمۃ فان شاء عذبھم وان شآء غفر لھم:11**

ترجمہ :ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود نہ بھیجے تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دن ایک وبال ہو گی پھر اللہ تعالی کو اختیار ہے کہ ان کو معاف کر دے یا عذاب دے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود بھیجنا دراصل اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے دین اسلام اور قرآن وسنت کی قدردانی ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ درود شریف بھیجنے والا بندہ دین اسلام پر راضی ہے اود وہ اللہ تعالیٰ کا احسان مانتا ہے یہی وجہ ہے کہ جن کے ذریعے یہ نعمت ملی ہے اس کا بھی قدردان ہے اور ان کے لیے دعا گو ہے ، درود شریف کا پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفاداری کا اظہار ہے درود وسلام پڑھنے والا اپنے عمل اور اپنی دعا کے ذریعے اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا وفادار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیر خواہ اور وفادار ی ظاہر ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ وفاداری دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ وفاداری اور اس کی سچ بندگی کی دلیل ہے ۔

درود شریف کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ کی توجہات بڑھجاتی ہیں ۔

درود و سلام کی کثرت سے نبی کریم ﷺ کی توجہ بندے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ جیسا کہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا ہے، جب امت کا کوئی فرد حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ درود بارگاہِ نبوی میں پیش کیا جاتا ہے اور آپ ﷺ اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر اس کے لیے دعائے خیر فرماتے ہیں۔ غور

طلب بات یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہو جائے کہ کوئی بندہ اپنے اعمال اور نیک خواہشات کے ساتھ آپ ﷺ کے لیے دعا کرتا ہے اور آپ ﷺ کے اہلِ بیت کے لیے بھی نیک دعائیں کرتا ہے، اور اپنے لیے اتنا مانگتا ہے جتنا آپ ﷺ کے لیے دعا کرتا ہے، اور یہی اس کا محبوب مشغلہ ہے، تو آپ ﷺ کے دل میں اس کے لیے محبت، قدر اور خیر خواہی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایمان و اخلاص کے ساتھ درود و سلام بھیجنے والے کو قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی قربت حاصل ہوتی ہے، جیسا کہ حضور ﷺ نے خود فرمایا" :ان اولی الناس فی القیمة اکثر هم علی صلوٰة "یعنی قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا رہا۔

درود شریف کے اثرات صرف روحانی قربت تک محدود نہیں ہیں بلکہ یہ بندے کے تعلق اور محبتِ رسول ﷺ کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ انسانی فطرت کے مطابق جس کے لیے انسان دعا کرتا ہے، اس سے اس کا تعلق اور محبت بڑھ جاتی ہے۔ شریعت مطہرہ میں بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت کو انتہائی اہم قرار دیا گیا ہے۔ اسی محبت کے نتیجے میں بندہ نہ صرف نبی ﷺ کے اخلاق و سیرت سے فیض حاصل کرتا ہے بلکہ اس کے اعمال میں حسنِ اخلاق اور نرمی بھی پیدا ہوتی ہے، کیونکہ ہر محب اپنے محبوب کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔

درود شریف کی کثرت سے بندے کو سچی اتباع اور روحانی ترقی بھی نصیب ہوتی ہے۔ جتنا زیادہ انسان حضور ﷺ سے محبت اور عقیدت کے ساتھ درود و سلام بھیجے گا، اتنا ہی اس کے دل میں حضور ﷺ کے اخلاق و صفات کی پیروی اور اخلاص میں اضافہ ہو گا۔ درود شریف انسان کو منافقت، ریاکاری اور دیگر برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے، اور اس کے دل و دماغ کو پاکیزگی، محبت و اخلاص کے جذبے سے بھر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درودِ شریف کو شریعت میں بہت زیادہ فضیلت حاصل ہے اور اسے زندگی کا لازمی معمول بنانے کی تاکید کی گئی ہے۔

درودِ شریف کی کثرت سے جس قدر انسان میں رسول اکرم ﷺ کے لیے محبت بڑھتی ہے، اُسی نسبت اس کے دل میں حضور ﷺ کے خلوص، رحمت، حسن اخلاق اور اعلیٰ صفات کی پیروی کرنے کی رغبت اور توفیق بھی مضبوط ہوتی ہے۔ دراصل جو شخص اخلاص کے ساتھ درود و سلام بھیجتا ہے، اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کے اخلاقِ حسنہ اور روحانی صفات کی پیروی کرنے کے راستے کھل جاتے ہیں، اور ظاہری و باطنی زندگی میں آپ ﷺ کی سچی اتباع نصیب ہوتی ہے۔ دنیا و آخرت میں کامیابی اور فلاح کا اصل راز اسی اتباعِ نبی ﷺ میں پوشیدہ ہے، کیونکہ حضور ﷺ کی تعلیمات اور اخلاقی نمونہ ہی وہ وسیلہ ہیں جن کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، روحانی ترقی اور حقیقی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

درود شریف نفاق کا علاج ہے۔

درودِ شریف اسلام میں ایک انتہائی بابرکت عمل ہے، جس کی بدولت انسان کو روحانی ترقی، ایمانی مضبوطی اور اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہات میں اضافہ، دل و جان میں محبت اور اتباعِ سیرتِ نبوی ﷺ کی توفیق درودِ شریف کی بدولت حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ متعدد احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوا ہے، جب امت کے لوگ حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں تو یہ درود بارگاہِ نبوی میں پیش کیا جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ اس بندے کی طرف متوجہ ہو کر اس کے لیے دعا فرماتے ہیں۔ یہ بات اس قدر اہم ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے حضور ﷺ کے لیے دعا کرتا ہے اور آپ کے اہلِ بیت کے لیے بھی نیک دعائیں کرتا ہے، تو حضور ﷺ کے دل میں اس شخص کے لیے محبت، قدر اور خیر خواہی پیدا ہوتی ہے، اور آپ ﷺ کی توجہ اس کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

درودِ شریف کے اثرات نہ صرف روحانی ہیں بلکہ اس سے محبتِ نبی ﷺ میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ انسانی فطرت یہ ہے کہ جس کے لیے انسان دعا کرتا ہے اس سے اس کا تعلق اور محبت بڑھ جاتی ہے۔ شریعتِ مطہرہ میں حضور ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت کو بہت اہم قرار دیا گیا ہے، اور یہ محبت انسان کو نبی کریم ﷺ کے اخلاق و صفات سے فیض یاب ہونے اور اپنی زندگی میں حسنِ اخلاق پیدا کرنے کی توفیق دیتی ہے۔ درودِ شریف پڑھنے والے کے دل میں محبت، شفقت اور رحمت کے جذبات بڑھتے ہیں، اور اس کے اعمال میں بھی نرمی، بردباری اور اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ یہ عمل اس قدر مؤثر ہے کہ ہر محب اپنے محبوب کے رنگ میں رنگ جاتا ہے اور اس کی شخصیت اس کے اخلاقی نمونہ سے متاثر ہوتی ہے۔

درود شریف کی کثرت انسان کے لیے سچی اتباع اور روحانی ترقی کا ذریعہ بھی ہے۔ جتنا زیادہ انسان حضور ﷺ سے محبت کے جذبے کے ساتھ درود پڑھتا ہے، اتنی ہی اس کے دل میں حضور ﷺ کی سیرت، اخلاق اور عبادات کی پیروی کرنے کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ یہ اتباع ظاہری اور باطنی دونوں طور پر نصیب ہوتی ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا راز بھی اسی اتباع میں چھپا ہوا ہے۔ جو بندہ اخلاص کے ساتھ درودِ شریف پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے منافقت، ریاکاری اور برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے دل میں ایمان کی مضبوطی پیدا کرتا ہے۔

سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے، اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، جو دس مرتبہ درود بھیجتا ہے، اس پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اور جو سو مرتبہ درود بھیجتا ہے، اس پر ہزار رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ جو شخص ہزار بار درود شریف بھیجتا ہے، اس کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے سے چھو رہا ہوتا ہے، یعنی وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ درودِ شریف کی برکتیں بے شمار ہیں اور یہ بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے مالامال کرتا ہے۔

درودِ شریف زندگی کے ہر لمحے میں پڑھا جاسکتا ہے۔ چاہے ہم صبح گھر سے نکلیں، دفتر جائیں، سفر میں ہوں یا انتظار کے لمحات میں ہوں، درودِ شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ عام طور پر لوگ انتظار کے اوقات یا فارغ لمحات کو غیر ضروری سرگرمیوں میں ضائع کر دیتے ہیں، حالانکہ یہ مختصر لمحات درودِ شریف پڑھنے اور لاکھوں نیکیاں کمانے کے بہترین مواقع ہیں۔ اگر ہم تھوڑے سے وقت کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور درودِ شریف کے لیے وقف کریں، تو اس سے ہماری روحانی ترقی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مصیبت یا پریشانی میں ہو، وہ مجھ پر درود پاک بھیجے، کیونکہ درودِ شریف مشکلات کو دور کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل کرتا ہے۔ اسی طرح، درودِ شریف انسان کے اخلاق، اعمال اور زندگی کے دیگر پہلوؤں کو بھی منظم کرتا ہے۔ جو شخص کثرت سے درود پڑھتا ہے، وہ روحانی، اخلاقی اور ایمانی طور پر ترقی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرتا ہے۔ یہ عمل نفاق، ریاکاری اور دیگر برائیوں کے علاج کا بھی مؤثر ذریعہ ہے، کیونکہ منافق کبھی بھی اخلاص کے ساتھ نبی ﷺ پر درود نہیں بھیج سکتا۔

درودِ شریف کی بدولت انسان کے دل میں حضور ﷺ کے لیے محبت بڑھتی ہے، اور اس محبت کے اثرات زندگی کے ہر شعبے میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ محبت انسان کو حضور ﷺ کی سیرت اور اخلاق کی پیروی کرنے کی رغبت دیتی ہے، اور انسان اپنی زندگی میں حسنِ اخلاق، نرمی، بردباری، رحمت اور شفقت پیدا کرتا ہے۔ درود شریف روحانی و ایمانی ترقی کا ذریعہ ہے، اور جو شخص اخلاص کے ساتھ کثرت سے درود پڑھتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں اور قرب کا مستحق بن جاتا ہے۔

اسی لیے ضروری ہے کہ ہم روزانہ کے معمولات میں درودِ شریف کو شامل کریں۔ چاہے ہم چلتے پھرتے ہوں، بیٹھے ہوں یا فارغ لمحات میں، درودِ شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے اور روحانی ترقی کے بہترین مواقع ہیں۔ اگر ہم اپنی زندگی میں تھوڑے سے وقت کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وقف کریں، تو یہ ہمارے لیے دنیا و آخرت میں بے شمار برکتیں لے آئے گا۔ درودِ شریف انسان کے دل کو پاکیزگی، محبت اور اخلاص سے بھر دیتا ہے اور قیامت کے دن حضور ﷺ کی رفاقت اور قربت کا ذریعہ بنتا ہے۔

آخر میں یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے درودِ شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے دلوں میں حضور ﷺ کے لیے سچی محبت پیدا کرے اور قیامت کے دن ہمیں حضور ﷺ کی رفاقت نصیب فرمائے۔ کیونکہ سب سے بڑی کامیابی اور نعمت یہ ہے کہ انسان جنت الفردوس میں حضور ﷺ کے ساتھ ہو اور اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرے۔ آمین۔

حوالہ جات:

1۔ سورہ احزاب۔ 56
2۔ مشکوۃ المصابیح الحدیث 923 ج 1۔ ص۔ 189
3۔ مشکوۃ المصابیح۔ جلد 1۔ ص۔ 189
4۔ مشکوۃ المصابیح۔ کتاب الصلاۃ۔ باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا الحدیث 925۔ ج۔ 1 ص۔ 189
5۔ لمعات شرح مشکوۃ
6۔ مشکوۃ المصابیح کتاب الصلاۃ۔ باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا۔ الحدیث 938۔ ج 1۔ ص۔ 191
7۔ مشکوۃ المصابیح۔ کتاب الصلاۃ باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا۔ الحدیث۔ 929۔ ج 1 ص۔ 265
8۔ رواہ احمد ونسائی واللفظ لہ وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب
9۔ مسلم جلد 1۔ مشکوۃ المصابیح جلد۔ 1۔ ص۔ 189
10۔ مشکوۃ المصابیح کتاب الصلاۃ۔ باب الصلاۃ علی النبی وفصلھا الحدیث۔ 929۔ ج۔ 1۔ ص۔ 265
11۔ رواہ احمد وابوداؤد وغیرھما بسط السخاوی